ہفتہ وار رسالہ: 352
WEEKLY BOOKLET: 352

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط

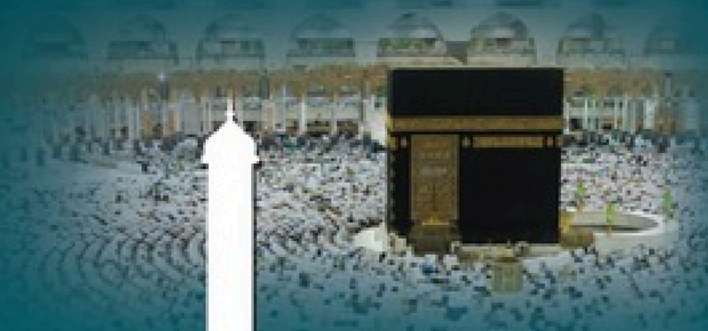

خُشوع وخُضوع والی نماز

صفحات 17

آگ لگ گئی مگر نماز میں مشغول رہے! 02
جنّت واجب ہونے کا مطلب 06
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا مسئلہ 12
نیچی نظر رکھنے کا لاجواب طریقہ 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

خُشوع وخُضوع والی نماز[1]

دعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”خُشوع وخُضوع والی نماز“ پڑھ یا سن لے اُس کو سجدوں کی لذّتیں عطا فرما، اس کی تمام نمازیں قبول کر اور اُسے دونوں جہانوں کی بھلائیاں دے۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کا پرچہ کام آگیا (واقعہ)

قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو گناہ گاروں کی شَفاعت فرمانے والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وَزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمائیں گے: ”میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرود ہے جو تو نے مجھ پر بھیجا تھا۔“ (کتاب حسن الظن باللہ مع موسوعہ ابن ابی الدنیا، 1/92، حدیث: 79 ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

خُشُوع کی تعریف

خُشُوع کے معنٰی ہیں: ”دل کا فِعل اور ظاہِری اَعضا (یعنی ہاتھ پاؤں) کا عمل۔“ (تفسیر کبیر، 8/259) دل کا فعل یعنی اللہ پاک کی عظمت پیشِ نظر ہو، دُنیا سے توجُّہ ہٹی ہوئی ہو اور نماز

[1] ... یہ مضمون کتاب ”فیضانِ نماز“ صفحہ 281 تا 288 اور 292 تا 298 سے لیا گیا ہے۔

میں دل لگا ہو اور ظاہری اعضا کا عمل یعنی سکون سے کھڑا رہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھے، اپنے جسم اور کپڑوں کے ساتھ نہ کھیلے اور کوئی عَبَث و بے کار کام نہ کرے۔
(تفسیر کبیر، 8/259، تفسیر مدارک، ص 751، تفسیر صاوی، 4/1356 ماخوذاً)

نماز میں ''خُشوع'' مُستَحَب ہے

علّامہ بدرُ الدّین عَینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نماز میں خُشوع مُستَحَب ہے۔ (عمدۃ القاری، 4/391، تحت الحدیث: 741) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نماز کا کمال، نماز کا نور، نماز کی خُوبی فَہم وتَدَبُّر و حضورِ قَلْب (یعنی خُشوع) پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 6/205) مطلب یہ کہ اعلیٰ درجے کی نماز وہ ہے جو خُشوع کے ساتھ ادا کی جائے۔

اللہ کریم پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ (پ18، المؤمنون: 1-2)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک مُراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑ گڑاتے ہیں۔

''تفسیرِ صِراطُ الجنان'' جلد 6 صفحہ 494 پر ہے: اِس آیت میں ایمان والوں کو بِشارَت (یعنی خوش خبری) دی گئی ہے کہ بے شک وہ اللہ پاک کے فضل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور ہمیشہ کے لئے جنّت میں داخل ہو کر ہر ناپسندیدہ چیز سے نجات پا جائیں گے۔ (تفسیر کبیر، 8/258–روح البیان، 6/66 ملتقطاً) مزید صفحہ 496 پر ہے: ایمان والے خُشوع و خُضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں، اس وقت ان کے دلوں میں اللہ کریم کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اَعضا ساکِن (یعنی ٹھہرے ہوئے پُر سکون) ہوتے ہیں۔

آگ لگ گئی مگر نماز میں مَشغُول رہے!

تابعی بُزرگ حضرت مُسلم بن یَسار رحمۃُ اللہِ علیہ اس قدر توجُّہ کے ساتھ نماز

پڑھتے کہ اپنے آس پاس کی کچھ بھی خبر نہ ہوتی، ایک بار نماز میں مشغول تھے کہ قریب آگ بھڑک اُٹھی لیکن آپ کو اِحساس تک نہ ہوا حتّٰی کہ آگ بُجھادی گئی۔
(اللہ والوں کی باتیں،2/447)

چار مختصر واقعات

واقعہ ﴿1﴾: صحابیہ، اُمّ المؤمنین، تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری اُمّی جان حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم سے اور ہم آپ سے گفتگو کررہے ہوتے لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو (ہم ایسے ہوجاتے) گویا آپ ہمیں نہیں پہچانتے اور ہم آپ کو نہیں پہچانتے۔(احیاء العلوم،1/205) واقعہ ﴿2﴾: امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نماز میں ایسے ہوتے گویا (گڑی ہوئی) مِیخ (کھونٹی) ہیں۔

واقعہ ﴿3﴾: بعض صحابۂ کرام علیہم الرّضوان رُکوع میں اتنے پُرسکون ہوتے کہ ان پر چڑیاں بیٹھ جاتیں گویا وہ جَمادات (یعنی بے جان چیزوں) میں سے ہیں۔(احیاء العلوم،1/228، 229)

واقعہ ﴿4﴾: بعض صحابۂ کرام علیہم الرّضوان فرماتے ہیں: بروزِ قیامت لوگ نماز والی ہیئت (ہے۔اَت۔یعنی کیفیّت) پر اُٹھائے جائیں گے یعنی نماز میں جس کو جتنا اِطمینان وسُکون حاصل ہوتا ہے اسی کے مطابق ان کا حَشر (یعنی اُٹھایا جانا) ہوگا۔(احیاء العلوم،1/222)

اللہ پاک ایسی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا

اللہ پاک ایسی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں بندہ اپنے جسم کے ساتھ دل کو حاضر نہ کرے۔(احیاء العلوم،1/470)

نماز میں آنسو بہتے رہتے

حضرت سعید تَنُوخِی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز پڑھتے تو (اس قدر روتے کہ) رُخسار (یعنی گال)

Go to Index

سے داڑھی پر مسلسل آنسو گرتے رہتے۔ (احیاء العلوم، 1/470)

نماز میں ظاہِری و باطِنی خُشوع کسے کہتے ہیں؟

نماز میں خُشوع ظاہری بھی ہوتا ہے اور باطِنی بھی، ظاہری خُشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی مکمل رعایت کی جائے مثلاً نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور آنکھ کے کَنارے سے کسی طرف نہ دیکھے، آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے، کوئی عَبَث و بیکار کام نہ کرے، کوئی کپڑا اشانوں (یعنی کندھوں) پر اس طرح نہ لٹکائے کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں (ہاں اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں)، انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کی حَرَکات سے باز رہے۔ باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ پاک کی عظمت پیشِ نظر ہو، دنیا سے توجّہ ہٹی ہوئی ہو اور نماز میں دل لگا ہو۔ (تفسیر صراط الجنان، 6/496)

نماز کیسی ہونی چاہیے!

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 63 صفحات کی کتاب "آدابِ دین" کے صفحہ 30 پر ہے: (نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ) عاجزی اور خشوع و خضوع کی کَیفِیّت پیدا کرے اور حضورِ قلب (یعنی دلی توجُّہ) کے ساتھ نماز پڑھے، وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشش کرے، ظاہِری و باطنی طور پر توجُّہ سے نماز پڑھے، اَعضا پُرسکون رکھے، نگاہیں نیچی رکھے، (قیام میں) دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ پر رکھے، تلاوت میں غور و فکر کرے، ڈرتے ہوئے اور خوف زدہ ہو کر تکبیر کہے، خشوع و خضوع کے ساتھ رُکوع و سجود کرے، تعظیم و توقیر کے ساتھ تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم و سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) پڑھے اور تَشَہُّد اس طرح پڑھے جیسے اللہ پاک کو دیکھ رہا ہے، (رحمتِ خداوندی کی) اُمّید رکھتے ہوئے سلام پھیرے،

www.dawateislami.net

اس خوف سے پَلٹے (یعنی واپس ہو) کہ نہ جانے میری نماز قَبول بھی ہوئی ہے یا نہیں! اور رِضائے الٰہی طلب کرنے کی کوشش کرے۔(آدابِ دین)

حضرت حاتِمِ اَصَم کی نماز کا انداز

حضرت حاتِمِ اَصَم رحمۃُ اللہِ علیہ سے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں پورا وضو کرتا ہوں، پھر نماز کی جگہ آکر بیٹھ جاتا ہوں یہاں تک کہ میرے تمام اَعضا (یعنی بدن کے سب حصّے) پُرسُکون ہو جاتے ہیں، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور کعبۂ مُعَظَّمہ کو اَبروؤں (Eyebrows) کے سامنے، پُل صراط کو قدموں کے نیچے، جنّت کو سیدھے ہاتھ کی طرف اور جہنّم کو اُلٹے ہاتھ کی طرف، مَلَکُ الموت علیہ السّلام کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں اور اس نماز کو اپنی آخری نماز تصوّر کرتا ہوں۔ پھر اُمّید و خوف کی مِلی جُلی کیفیت کے ساتھ حقیقتاً تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوں، قرآنِ کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں۔ رُکوع تَواضُع (یعنی عاجِزی) کے ساتھ اور سجدہ خشوع کے ساتھ کرتا ہوں۔ بایاں (Left) پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھتا ہوں، دایاں (Right) پاؤں کھڑا کرتا ہوں۔ خوب اِخلاص سے کام لینے کے باوُجود یہی خوف رکھتا ہوں کہ نہ جانے میری نماز قبول ہوگی یا نہیں!“ (احیاء العلوم، 1/206) اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جنّت واجب ہو جاتی ہے

حضرت عُقْبہ بن عامر رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے

حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر لوگوں سے یہ ارشاد فرما رہے تھے: ”جو مسلمان اچھی طرح وُضو کرے پھر ظاہر و باطن کی یکسوئی کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرے تو اُس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔“ (مسلم، ص118، حدیث:553)

جنّت واجب ہونے کا مطلب

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصّے (جنّت واجب ہو جاتی ہے) کے بارے میں فرماتے ہیں: ربِّ (کریم) کے فضل و کرم سے اس طرح کہ دنیا میں اسے نیک اَعمال کی توفیق ملتی ہے، مرتے وقت اِیمان پر قائم رہتا ہے، قبر و حشر میں آسانی سے پاس ہوتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ صرف وُضو کرلینے اور تَحِیَّۃُ الْوُضو کے دو نفل پڑھ لینے سے جنّتی ہو گیا، (اور) اب کسی عمل کی ضرورت نہ رہی، (بلکہ) اس قسم کی اَحادیث کا یہی مطلب ہوتا ہے (جو ابھی بیان ہوا)۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/236)

خُشوع سے نَماز پڑھنا گناہوں کا کفّارہ

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ عثمان ابنِ عفّان رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ اچھی طرح وُضو کرکے خشوع کے ساتھ نماز پڑھے اور دُرُست طریقے سے رُکوع کرے تو وہ نماز اُس کے پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا اِرتِکاب نہ کرے اور یہ (یعنی گناہوں کی مُعافی کا سلسلہ) ہمیشہ ہی ہوتا ہے (کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے)۔ (مسلم، ص116، حدیث:543)

رُکوع سے مُراد یہاں پوری نماز ہے

علامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: رُکوع سے

مُراد نماز کے تمام ارکان ہیں یعنی وہ نماز کے تمام اَرکان اچھی طرح اور خشوع کے ساتھ ادا کرے اور تمام اَرکان اچھی طرح ادا کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر رُکن پورے طریقے پر (سنّتوں وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے) ادا کیا جائے۔ (مزید فرماتے ہیں:) نماز صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہوں کے لیے کفّارہ ہوگی، کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں کے لیے نہیں، کیونکہ کبیرہ گناہ نماز سے مُعاف نہیں ہوتے (کبیرہ گناہوں کی معافی کے لئے توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے) اور یہ مطلب نہیں ہے کہ چھوٹے گناہ صرف اس وقت مُعاف ہوں گے جب بڑے گناہ نہیں ہوں گے (بلکہ بڑے گناہوں کی موجودگی میں بھی چھوٹے گناہ مُعاف ہوجائیں گے، یہ (یعنی گناہوں کی معافی کا سلسلہ) ہمیشہ ہی ہوتا ہے) یعنی اگر روزانہ بھی اُس سے (مَعَاذَ اللہ) صغیرہ گناہوں کا صُدور ہوتا رہے اور وہ فرائض پورے طور پر ادا کرے تو ہر فرض اپنے سے پہلے کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوجایا کرے گا۔ (التیسیر، 2/358)

جان بُوجھ کر گناہ کرنا

اے معافی کے طلب گارو! نماز سے صغیرہ یعنی چھوٹے گناہ مُعاف ہوجانے سے مَعَاذَ اللہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ صغیرہ گناہ کرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو، مُعافی ملتی رہے گی۔ یاد رکھئے! صغیرہ گناہ کو صغیرہ یعنی چھوٹا سمجھ کر کرنے سے وہ سخت کبیرہ گناہ بن جاتا ہے اور صغیرہ گناہ کو ہلکا جاننا بعض صورتوں میں کفر ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 692 صفحات کی کتاب، ”کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب“ صفحہ 385 تا 396 میں سے بعض ”سوال جواب“ پڑھئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے!

گناہ کی تعریف

سوال: گناہ کی کیا تعریف ہے؟ نیز گناہِ صغیرہ اور کبیرہ کون کون سے ہیں؟

جواب: صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم آیت نمبر 32 کے حصّے ﴿اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ﴾ ”ترجَمۂ کنزُ الایمان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں“ کے تحت فرماتے ہیں: گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مُستَحِق ہو اور بعض اہلِ علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے: ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص973) فَقِیْہِ مِلَّت، مفتی محمد جلال الدّین امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”کسی واجب کا ایک بار ترک کرنا گناہِ صغیرہ (یعنی چھوٹا گناہ) ہے بشرطیکہ بِلا عُذرِ شرعی ہو۔ جیسے ایک بار ترکِ جماعت کرنا یا ایک بار داڑھی مُنڈانا وغیرہ اور گناہِ صغیرہ اِصرار سے گناہِ کبیرہ (یعنی بڑا گناہ) ہو جاتا ہے۔ شرک اور کُفر اور ہر حرامِ قَطْعِی کا اِرتِکاب گناہِ کبیرہ (یعنی بڑا گناہ) ہے اور کسی فرضِ قَطْعِی جیسے نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ کا نہ ادا کرنا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔“ واللہُ تعالٰی اعلم۔ (فتاویٰ فیض الرسول، 2/510)

گناہِ صغیرہ پر اِصرار کے معنٰی

سوال: ”گناہِ صغیرہ اِصْرار سے گناہِ کبیرہ ہو جاتا ہے“ اِس میں اِصْرار سے کیا مُراد ہے؟

جواب: ”اصرار“ کا معنٰی ہے: مضبوط باندھنا، مضبوط ہو جانا، کسی کے ساتھ ایسا وابستہ ہونا کہ اس سے جُدا نہ ہو سکنا۔ (تفسیر نعیمی، 4/193 ملخصاً) ”گناہ پر اصرار کرنا“ کے معنٰی کے مُتَعَلِّق مختلف اقوال ہیں: حضرتِ علامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض عُلَمائے کرام نے فرمایا کہ اِصرار کی حد یہ ہے کہ گناہ کو بار بار کرے اور دل میں بے باکی (یعنی بے خوفی) محسوس کرے۔ (اشعۃ اللمعات، 2/258) ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اِصْرار کی حد یہ ہے

کہ وہ گناہ کی پرواکئے بغیر بار بار صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہ) کو کرے۔ (فتاویٰ شامی، 3/520) جو گناہِ صغیرہ کیا اس سے توبہ کر لینے سے اِصرار سے باہَر نکل آتا ہے، چُنانچِہ حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس شخص نے اِستِغفار کر لیا اس نے اپنے گناہ پر اِصرار نہیں کیا اگرچِہ وہ دن میں ستَّر (70) بار گناہ کرے۔ (ابوداوٗد، 2/120، حدیث: 1514) حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: (یہ شرط ہے کہ) بوقتِ توبہ گناہ سے باز (یعنی دُور) رہنے کا پورا اِرادہ ہو اور اگر توبہ کے وَقت ہی یہ خیال ہے کہ گناہ کرتا ہی رہوں گا، تو یہ توبہ نہیں بلکہ (مَعَاذَ اللہ) اسلام کا مذاق ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/364)

گناہ کو حلال سمجھنا

سوال: گناہ کو حلال سمجھنا کیسا؟

جواب: کسی بھی صغیرہ یا کبیرہ (یعنی چھوٹے یا بڑے) گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے جب کہ اس کا گناہ ہونا دلیلِ قَطعِی (یعنی آیتِ قرآنی یا حدیثِ مُتَواتِر یا اِجماعِ اُمّت) سے ثابت ہو اِسی طرح گناہ کو ہلکا سمجھنا بھی کفر ہے۔ (منح الروض، ص423)

اے اللہ پاک کی رحمت کے طلب گار اسلامی بھائیو! ایمان کی حفاظت کی فکر کیجئے! خدانخواستہ کفر پر خاتمہ ہو گیا تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم ایمان کی حفاظت کی بہت فکر رکھتے تھے، چنانچِہ دو حکایات مُلاحَظہ فرمائیے:

﴿1﴾ پھر رونے لگے (واقعہ)

حضرت حبیب عَجَمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ (کلمہ

توحید) پر ہوتا ہے وہ جنّت میں داخل ہوتا ہے۔ پھر رونے لگے اور فرمایا: کون میرے لئے ضمانت(Guarantee)دیتا ہے کہ میرا خاتمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ہو گا۔(تنبیہ المغترین، ص161)

﴿2﴾ ایک شخص جہنّم سے ایک ہزار سال بعد نکلے گا

حضرت حَسَن بَصری رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص ایک ہزار سال بعد جہنّم سے نکلے گا۔ پھر فرمایا: کاش! وہ شخص میں ہوتا کیونکہ جہنّم سے اس کا نکلنا یقینی ہے۔ (یعنی اُس کا ایمان پر خاتِمہ ہونا طے ہے) حضرتِ شیخ عبدُالْوَہّاب شَعْرانی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ یہ حِکایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اے بھائی! اپنے نَفس کو دُنیوی اُمور میں صرف ضرورتِ شرعیہ کے مُطابِق مَشغول رکھ، ہو سکتا ہے تجھے غفلت کی حالت میں موت آ جائے اور یوں تجھے دونوں جہانوں میں نقصان اٹھانا پڑے۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی۔(تنبیہ المغترین، ص161)

("کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" کا مضمون ختم ہوا، کہیں کہیں تھوڑا سا فرق کیا گیا ہے)

خدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص110)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ماموں کی انفرادی کوشش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنّم کا خوف بڑھانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کا ذہن بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے دینی ماحول سے وابستہ رہیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے، چنانچہ فیصل آباد، پنجاب

کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے شب و روز گناہوں میں بسر کرتے تھے، ماں باپ کی نافرمانی کرتے، ان کا دل دُکھاتے، محلے داروں کو طرح طرح سے تنگ کرتے، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا ان کا مَحْبُوب مَشْغَلَہ تھا۔ بُرے دوستوں کی صُحبت میں رہنے کی وجہ سے شراب، ہیروئن اور مختلف نشوں کے عادی ہوچکے تھے۔ ان کے ان کرتُوتوں کا پتا جب ان کے ماموں کو چلا جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ تھے تو انہوں نے ان کو بہت سمجھایا اور بڑی محبت سے انفرادی کوشش کرکے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت پر راضی کیا اور اپنے ساتھ اجتماع میں لے گئے۔ اجتماع کے اِخْتِتام پر انہیں ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خدا کے سفر پر تین دن کے مَدَنی قافلے میں روانہ کردیا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ان تین دنوں میں وضو، غسل، نماز کا طریقہ اور بہت کچھ سیکھنے کو ملا، انہیں اپنے گناہوں پر شرمندگی ہونے لگی اور توبہ کی توفیق مل گئی۔ وہ عاشقانِ رسول کے حُسنِ اَخلاق اور مِلَنْساری سے بے حد مُتَاَثِّر ہوئے اور ہاتھوں ہاتھ 63 دن کے مَدَنی تربیتی کورس کے لئے فیضانِ مدینہ گجرات (پنجاب) روانہ ہوگئے۔

بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچّھوں کے پاس آکے پا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص646)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دورانِ نماز بچّھو نے 40 ڈنک مارے (واقعہ)

حضرت عبدُ اللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بچپن میں دیکھی ہوئی ایک

عبادت گُزار خاتون مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ بحالتِ نماز بِچُّھو نے انہیں چالیس (40) ڈَنک مارے مگر ان کی حالت میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو میں نے کہا: اماں! اس بِچُّھو کو آپ نے ہٹایا کیوں نہیں؟ جواب دیا: صاحبزادے! ابھی تم بچے ہو، یہ کیسے مُناسِب تھا! میں تو اپنے رب کے کام میں مشغول تھی، اپنا کام کیسے کرتی؟

(کشف المحجوب، ص332)

نماز میں آنکھیں بند نہ کرو

حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

(معجم کبیر، 11/ 29، حدیث:10956)

نماز میں آنکھیں بند رکھنا یہودیوں کا فِعل ہے

حضرت علامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نماز میں مجبوری کے بغیر آنکھیں بند رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے کیونکہ یہ یہودیوں کا فِعل (یعنی کام) ہے، البتّہ خُشوع میں اِضافہ ہوتا ہو اور دل حاضر رہتا ہو تو اب آنکھیں بند کرنا مکروہ نہیں۔

(فیض القدیر، 1/ 530، تحت الحدیث:785)

آنکھیں بند رکھنا کب بہتر ہوتا ہے

بہارِ شریعت میں ہے: نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ (تنزیہی) ہے، مگر جب کُھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حَرَج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/ 634)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا مسئلہ

دورانِ نماز اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے، کُل (یعنی پورا)

چہرہ پھر گیا ہو یا بعض (یعنی کچھ) اور اگر منہ نہ پھیرے، صرف کنکھیوں (کَن۔اَنکھیوں یعنی ترچھی نظروں) سے اِدھر اُدھر بِلا حاجت دیکھے تو کَراہت تنزیہی ہے اور نادِراً کسی غرضِ صحیح سے ہو تو اصلاً (یعنی بالکل) حَرَج نہیں، (نماز میں) نِگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔(بہارِ شریعت، 1/626)

اللہ کو گویا دیکھ رہے ہو

بخاری شریف کی ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے: حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ ”احسان“ کیا ہے؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ یعنی (احسان یہ ہے کہ) اللہ پاک کی عبادت ایسے کرو گویا(یعنی جیسا کہ) تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔(بخاری، 1/31، حدیث:50)

اے گناہ کرنے والے خبردار! ”اللہ دیکھ رہا ہے“

اے عاشقانِ نماز! عبادت کرنے والا اِس طرح عبادت کرے گویا وہ اللہ ربُّ الْعِزَّت کو دیکھ رہا ہے۔ یہ اَخصُّ الْخَواص یعنی خاصوں میں سے مخصوص بندوں کا مقام ہے۔ زَہے قسمت! ہمیں بھی یہ مقام حاصل ہو جائے، ورنہ یہ بھی سعادت کی بات ہے کہ نماز و عبادت میں یہ تصوّر بندھا رہے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے! بلکہ کاش! ہر گھڑی یہی خیال جما رہے کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے! یقیناً اللہ دیکھ رہا ہے! ہر حال میں اللہ دیکھ رہا ہے! اس طرح اِن شاءَ اللہ گناہوں سے بچنے کا خوب سامان ہو گا۔ پارہ 4 سُوْرَةُ النِّسَآء کی پہلی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۝﴾ (پ4، النساء:1) ”ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ

ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ‘‘

’’ اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے ‘‘ کہنا کیسا ؟

اے اللہ پاک سے ڈرنے والو ! اللہ ربُّ الْعِزَّت بہرصورت دیکھ رہا ہے ! تاہم یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اللہ کریم مکان اور سمت (Dirction) سے پاک ہے۔ اِس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 692 صفحات کی کتاب، ’’کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ‘‘صفحہ 104 تا 109 پر ہے:

سوال: بدنگاہی کرنے والے کو ڈرانے کیلئے یہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہ اللہ کریم آسمان سے دیکھ رہا ہے؟

جواب: نہیں کہہ سکتے کہ یہ کفریہ جملہ ہے۔ ’’فتاویٰ عالمگیری ‘‘ جلد 2 صفحہ 259 پر ہے: ’’ اللہ پاک آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا ہے ‘‘ ایسا کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 2/259) ہاں بدنِگاہی بلکہ کسی بھی طرح کا گناہ کرنے والے کو یہ اِحساس دلایا جائے کہ ’’ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ ‘‘ جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْعَلَق کی 14 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ۝﴾ ’’ترجَمۂ کنزُ الایمان: کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ‘‘

ہزار حج سے بہتر عمل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو ! کاش ! حقیقی معنوں میں ہمارے ذِہن میں ہر وَقت یہ بات جَمی رہے کہ اللہ کریم ہمیں دیکھ رہا ہے اگر واقعی یہ تصوُّر اچھی طرح قائم ہو جائے تو پھر گناہ نہیں ہو سکتے۔ حضرتِ امام اَبُو القاسِم قُشَیری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حُصْرِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: ’’ایک بار بیٹھنا ہزار حج سے بہتر ہے۔ ‘‘ اِس ایک بار

بیٹھنے سے مراد یہی ہے کہ تمام تر توجُّہ جمع کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر تصوُّر کرنا (کہ اللہ کریم مجھے دیکھ رہا ہے۔) (رسالہ قشیریہ، ص 321) اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

آنکھوں میں آگ کی سَلائی پھرائی جائے گی

کاش! نگاہوں کی حفاظت کی عادت بن جائے، یقیناً بد نگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔ علّامہ ابنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: ”جس نے نامَحرَم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی بروزِ قیامت اُس کی آنکھ میں آگ کی سلائی پھرائی جائے گی۔“ (بحر الدموع، ص172)

آنکھوں کے قُفلِ مدینہ کا ایک مَدَنی نُسخہ

حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے عرض کی: یاسیِّدی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے جس سے مدد حاصِل کروں۔ فرمایا: یہ ذِہن بنائے رکھو کہ میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اِس سے پہلے ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ پاک) مجھے دیکھ رہا ہے۔ (احیاء العلوم، 129/5) اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

نیچی نظر رکھنے کا لاجواب طریقہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرتِ حَسّان بن ابو سِنان رحمۃُ اللہِ علیہ نمازِ عید کے لیے گئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ کی اَہلِیہ (یعنی بیوی) کہنے لگی: آج آپ نے کتنی عورَتیں

دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ (کتابُ الوَرَع مع موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، 1/ 205) سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والے کا بِلا ضرورت بالخصوص بِھیڑ کے موقع پر اِدھر اُدھر دیکھنے سے اس لئے بچنا مرحبا! کہ مَبادا (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ) شرعاً جس کی اجازت نہ ہو اس پر نظر پڑ جائے! (گُزرے ہوئے نیک بندوں کی ایک علامت بیان کرتے ہوئے) حضرتِ داؤد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: نیک لوگ فُضول اِدھر اُدھر دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ (کتاب الورع مع موسوعۃ امام ابن ابی الدّنیا، 1/ 204) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کوئی دیکھ تو نہیں رہا!

حضرتِ فَرقَد سَبَخِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مُنافِق جب دیکھتا ہے کہ اُسے کوئی (آدمی) نہیں دیکھ رہا تو وہ گُناہ کر ڈالتا ہے۔ افسوس! کہ وہ اِس بات کا تو خیال رکھتا ہے کہ لوگ اُسے نہ دیکھیں مگر اللہ کریم دیکھ رہا ہے اِس بات کا لحاظ نہیں کرتا۔ (احیاء العلوم، 5/ 130)

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ — وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مُجرِمِ بے پروا دیکھ — سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص167)

("کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" کا مضمون ختم ہوا، کہیں کہیں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کا پرچہ کام آگیا (واقعہ)	01	گناہ کو حلال سمجھنا	09
خُشوع کی تعریف	01	پھر رونے لگے (واقعہ)	09
نماز میں ”خُشوع“ مُستحَب ہے	02	ایک شخص جہنّم سے ایک ہزار سال بعد نکلے گا	10
آگ لگ گئی مگر نماز میں مشغول رہے!	02	ماموں کی انفرادی کوشش	10
چار مختصر واقعات	03	دورانِ نماز بچھُّو نے 40 ڈنک مارے (واقعہ)	11
اللہ پاک ایسی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا	03	نماز میں آنکھیں بند نہ کرو	12
نماز میں آنسو بہتے رہتے	03	نماز میں آنکھیں بند رکھنا یہودیوں کا فعل ہے	12
نماز میں ظاہِری و باطِنی خشوع کسے کہتے ہیں؟	04	آنکھیں بند رکھنا کب بہتر ہوتا ہے	12
نماز کیسی ہونی چاہیے!	04	نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا مسئلہ	12
حضرت حاتِم اَصم کی نماز کا انداز	05	اللہ کو گویا دیکھ رہے ہو	13
جنّت واجب ہو جاتی ہے	05	اے گناہ کرنے والے خبردار! ”اللہ دیکھ رہا ہے“	14
جنّت واجب ہونے کا مطلب	06	”اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے“ کہنا کیسا؟	14
خُشوع سے نماز پڑھنا گناہوں کا کفّارہ	06	ہزار حج سے بہتر عمل	14
رُکوع سے مُراد یہاں پوری نماز ہے	06	آنکھوں میں آگ کی سَلائی پھرائی جائے گی	15
جان بوجھ کر گناہ کرنا	07	آنکھوں کے قفلِ مدینہ کا ایک مَدَنی نسخہ	15
گناہ کی تعریف	07	نیچی نظر رکھنے کا لاجواب طریقہ	15
گناہِ صغیرہ پر اِصرار کے معنیٰ	08	کوئی دیکھ تو نہیں رہا!	16

اگلے ہفتے کا رسالہ

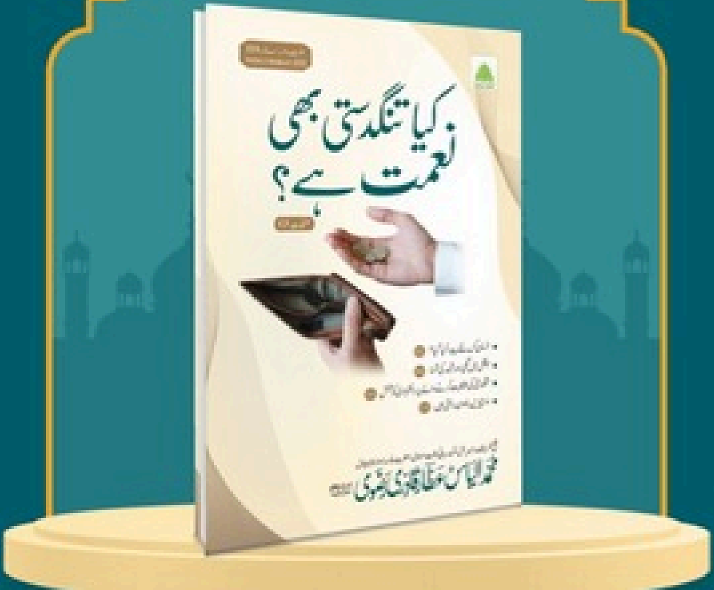

978-969-722-657-3
01082494

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net